از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 مارچ 1955

بھیم سین

بنام

دی سٹیٹ آف یو۔پی

[ویوین بوس، جگند ھاداس اور سنہا جسٹس صاحبان]

یو۔پی۔ پنچایتی راج ایکٹ، 1947 (یو۔پی۔ ایکٹ XXVI، سال 1947)، دفعات 49(1)(2)(4)، 52، 55-ریاستی حکومت کے ذریعے وضع کردہ قاعدہ 84- تین ملزموں کی طرف سے کیے گئے 0-0-3 روپے کی قیمت کی سرقہ-ملزموں میں سے ایک کا تعلق ریاست مدھیہ پردیش سے ہے-موجودہ مقدمے کی سماعت کے لیے ایکٹ کی دفعہ 49 اور اس کے تحت بنائے گئے قاعدے 84 کی توضیعات کے تحت پنچایت عدالت تشکیل دی گئی-آیا مناسب طریقے سے تشکیل دی جاسکتی ہے-قاعدہ 84-آیا دائرہ اختیار میں-عام عدالتوں کا دائرہ اختیار—آیا خارج کیا گیا ہو-دفعہ 55 کے کے تحت روک-کا دائرہ کار

تین ملزموں کو مجسٹریٹ نے مجموعہ تعزیرات ہند 379 کے تحت 3 روپے کی قیمت کی چوری کے جرم میں مجرم قرار دیا اور ہر ایک پر 25 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ تعین کے لیے سوال یہ تھا کہ کیا اس کیس کی سماعت یو پی پنچایت راج ایکٹ 1947 کے تحت تشکیل دی گئی پنچایت عدالت کے ذریعے کی جانی چاہیے تھی اور مجسٹریٹ کے پاس اس پر مقدمہ چلانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ ملزموں میں سے دو کا تعلق ریاست یوپی سے تھا اور تیسرے کا تعلق ریاست مدھیہ پردیش سے تھا۔

ایکٹ کی دفعہ 52(1) میں کہا گیا ہے کہ کچھ مخصوص جرائم (بشمول چوری کا جرم جب چوری شدہ جائیداد کی قیمت 50 روپے سے زیادہ نہ ہو) پنچایت عدالت کے ذریعے قابل شناخت ہوں گے۔

دفعہ 55 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی عدالت کسی ایسے معاملے کا نوٹس نہیں لے گی جو پنچایت عدالت کے ذریعے ایکٹ کے تحت قابل شناخت ہو۔

دفعہ 49 میں کہا گیا ہے:

"49(1) سرپنچ، ہر مقدمے کی سماعت کے لیے، دفعہ 43 میں مذکور پینل سے پانچ پنچوں پر مشتمل بنچ بنائے گا۔

(2) ایسی ہر بنچ میں ایک پنچ شامل ہو گا جو گاؤں سبھا کے علاقے میں رہتا ہے جس میں کسی معاملے کا مستغیث رہتا ہے اور اسی طرح اس علاقے میں جس میں ملزم رہتا ہے ایک پنچ اور گاؤں سبھا کے علاقے میں رہنے والے تین پنچ شامل ہوں گے جس میں کوئی بھی فریق نہیں رہتا ہے، بشرطیکہ پولیس کے معاملات میں ایک پنچ ایسا ہو گا جو گاؤں سبھا میں رہ رہا ہو جس میں جرم کیا گیا تھا، ایک پنچ گاؤں سبھا کے علاقے میں رہ رہا ہو جس میں ملزم رہتا ہے اور تین پنچ اوپر بیان کردہ علاقوں کے علاوہ دوسرے علاقوں میں رہ رہے ہوں۔"

ایکٹ کی دفعہ 49(4) کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے وضع کردہ قاعدہ 84 مندرجہ ذیل ہے:-

"کسی ایسے مقدمے یا کارروائی کے فیصلے کے مقاصد کے لیے جس میں مختلف حلقوں یا مختلف اضلاع کے رہائشی ہوں یا فریقین میں سے کوئی ایک فریق کسی ایسی جگہ کا رہائشی ہو جو ایکٹ کے زیر انتظام نہ ہو، پنچایتی عدالت پر دائرہ اختیار رکھنے والا مقرر کردہ اختیار جس میں کوئی مقدمہ یا کارروائی قائم کی جاتی ہے یا اسے نمٹانے کے لیے منتقل کیا جاتا ہے، مذکورہ پنچایتی عدالت کے پنچوں پر مشتمل ایک خصوصی بنچ تشکیل دے گا اور اگر آسان اور ممکن ہو تو دوسرے حلقے کا پنچ شامل کر سکتا ہے اور ان میں سے ایک کو بنچ کا چیئرمین مقرر کرے گا جب تک کہ سرپنچ اس کا رکن نہ ہو۔

حکم ہوا کہ چونکہ موجودہ معاملے میں ملزموں میں سے ایک کا تعلق مدھیہ پردیش سے ہے، اس لیے اس کے مقدمے کی سماعت کے لیے ایکٹ کی دفعہ 49(2) کی سختی سے تعمیل میں بنچ تشکیل دینا ممکن نہیں تھا۔ دفعہ 84 جہاں تک اس کا تعلق ایک خصوصی بنچ کے قیام سے ہے جہاں فریقین میں سے ایک کا تعلق ریاست یوپی سے باہر کی جگہ سے ہے، الٹرا وایرس ہے۔ اس لیے موجودہ مقدمے کی سماعت کے لیے ایکٹ کی دفعہ 49 کے تحت کوئی مجاز بنچ تشکیل نہیں کیا جا سکا جس میں تین ملزم تھے جن میں سے ایک شخص کا تعلق کسی دوسری ریاست سے تھا۔

ان حالات میں عام عدالتوں کے دائرہ اختیار کو خارج نہیں کیا گیا تھا۔

عام دائرہ اختیار کی عدالت کے دائرہ اختیار کو خارج کرنا، محدود دائرہ اختیار کی عدالت کے قیام کے ذریعے لایا جا سکتا ہے، محدود دائرہ کے حوالے سے، صرف اسی صورت میں جب اس محدود دائرہ اختیار کا استعمال اور عمل واضح اور فعال ہو۔

ایکٹ کی دفعہ 55 کے تحت بار مجموعی طور پر کیس سے متعلق ہے اور اس میں تمام ملزموں کے سلسلے میں پوری کارروائی کا حوالہ ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 22، سال 1954۔

فوجداری حوالہ نمبر 121، سال 1953 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 27 اکتوبر 1953 کے فیصلے اور حکم سے آئین کے آرٹیکل 134(1)(c) کے تحت اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے پی گپتا اور اے ڈی ماتھر۔

مدعاعلیہ کی طرف سے کے بی استھانہ اور سی پی لال۔

15.1955 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ جگناداس جسٹس نے سنایا۔

یہ الہ آباد عدالت عالیہ کی طرف سے اجازت کے ذریعے کی گئی اپیل ہے جو غالباً آئین کے آرٹیکل 134(1)(c) کے تحت دی گئی ہے۔ حقائق سادہ ہیں۔اپیل کنندہ سمیت تین افراد، مادی وقت، اتر پردیش کے ضلع باندہ کے ریلوے اسٹیشن مانیک پور میں پارسل حمال تھے۔18 جون 1952 کی رات کوانہیں ریلوے اسٹیشن سے منسلک دیکھ بھال کے عملے کے دو چوکیداروں نے پایا کہ وہ بسکٹ کے کچھ پیکٹوں کی چوری کا ارتکاب کرتے ہوئے ان پیکٹوں پر مشتمل ریلوے پارسل کو توڑتے ہیں، جسے انہیں حمالوں کے طور پر سنبھالنے کا موقع ملا تھا۔اس کی پہلی اطلاع سب انسپکٹر ریلوے پولیس کے سامنے ہیڈ چوکیدار رام پرساد نے درج کرائی تھی۔ریلوے پولیس نے 20تاریخ کو مجموعہ تعزیرات ہند 379 کے تحت فرد جرم دائر کی۔جون، 1952۔منیک پور کے ریلوے مجسٹریٹ نے اس معاملے کا نوٹس لیا۔تینوں ملزموں نے جرم قبول کر لیا۔انہیں مجسٹریٹ نے 15 جولائی 1952 کو مجرم قرار دیا اور ہر ایک کو 25 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔اس سزا کے خلاف موجودہ اپیل کنندہ نے باندہ کے سیشن جج کے پاس نظر ثانی دائر کی۔اس مرحلے پر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ یو پی پنچایتی راج ایکٹ، 1947 کے تحت، یو پی میں پنچایتی عدالتوں کو بعض معاملات میں مجرمانہ دائرہ اختیار حاصل ہے۔ سیشن جج کے سامنے اٹھایا گیا نقطہ یہ تھا کہ مذکورہ ایکٹ کی بنیاد پر موجودہ مقدمے کی سماعت پنچایتی عدالت کو کرنی چاہیے تھی اور یہ کہ ریلوے مجسٹریٹ کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔اس دلیل کو فاضل سیشن جج نے قبول کر لیا۔اس کے مطابق انہوں نے سزا اور سزادہی کو کالعدم قرار دینے کے لیے عدالت عالیہ کا حوالہ دیا۔ یہ عدالت عالیہ کے ایک واحد جج کے سامنے آیا جو اس بات سے کافی مطمئن نہیں تھا کہ ریلوے مجسٹریٹ کا دائرہ اختیار تھا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح سوال کا فیصلہ کیے بغیر انہوں نے اس حوالے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا: اس بنیاد پر کہ عدالت عالیہ کا نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار صوابدیدی تھا۔تاہم کچھ حیرت انگیز طور پر، قابل جج نے اپنے ہی فیصلے کے خلاف ایک سند دی کہ یہ مقدمہ عدالت عظمیٰ میں اپیل کے لیے موزوں ہے۔ اگر فاضل جج اپیل کی اجازت دینا مناسب سمجھتا، تو وہ خود ہی اس میں شامل سوال کا فیصلہ کر سکتا تھا تاکہ ہمیں اس پر غور کرنے کا فائدہ مل سکے۔

اس طرح اٹھائے گئے دائرہ اختیار کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے یو پی پنچایتی راج ایکٹ، 1947 (یو پی ایکٹ XXVI، سال 1947) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی اسکیم اور اس کے کچھ متعلقہ حصوں کا نوٹس لینا ضروری ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ اس ایکٹ میں 1952 میں اور حال ہی میں 1955 میں کچھ ترامیم کی گئی تھیں۔ ان ترامیم کا موجودہ معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ ایکٹ کے تحت، جیسا کہ جرم کے ارتکاب اور اس کے لیے سزا کے وقت تھا، اس کے تحت اسکیم مندرجہ ذیل ہے: دفعہ 3 کے تحت ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے ہر گاؤں یا گاؤں کے گروہ کے لیے گاؤں سبھا قائم کرے گی۔ دفعہ 42 کے تحت، ریاستی حکومت یا مقرر کردہ اتھارٹی ضلع کو حلقوں میں تقسیم کرے گی، ہر دائرہ گاؤں سبھا کے دائرہ اختیار کے تابع اتنے ہی علاقوں پر مشتمل ہوگا جو مناسب ہو۔ ریاستی حکومت ایسے ہر حلقے کے لیے پنچایتی عدالتیں بھی قائم کرے گی، بشر طیکہ ہر حلقے کے اندر گاؤں سبھا کے علاقے، جہاں تک ممکن ہو، ملحقہ ہوں۔ دفعہ 43 کے تحت، ایک حلقے میں ہر گاؤں سبھا اس حلقے کی پنچایتی عدالت میں پنچ کے طور پر کام کرنے کے لیے اپنے دائرہ اختیار میں مستقل طور پر رہنے والی مقررہ اہلیت کے پانچ بالغوں کا انتخاب کرے گی۔ ایک حلقے میں تمام گاؤں سبھاؤں کے ذریعے اس طرح منتخب کیے گئے پنچ ایک پینل تشکیل دیں گے۔ دفعہ 44 کے تحت دفعہ 43 کے تحت منتخب ہونے والے تمام پنچ اپنے درمیان سے ایک ایسے شخص کا انتخاب کریں گے جو پنچایتی عدالت کے سرپنچ کے طور پر کارروائی ریکارڈ کرنے اور کام کرنے کے قابل ہو۔ جیسا کہ بعد کے حصوں سے دیکھا جائے گا کہ پنچایتی عدالت کو اپنے علاقے میں پیدا ہونے والے سول اور فوجداری دونوں تنازعات اور مقدمات سے نمٹنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے لیکن موجودہ مقدمے کے لیے صرف ان حصوں کو نوٹس کرنا کافی ہے جو فوجداری دائرہ اختیار سے متعلق ہیں۔ دفعہ 52(1) میں کہا گیا ہے کہ کچھ مخصوص جرائم، اگر کسی پنچایتی عدالت کے دائرہ اختیار میں کیے جاتے ہیں (جسے اس تناظر میں مقامی دائرہ اختیار میں لیا جانا چاہیے) تو ایسی پنچایتی عدالت کے ذریعے قابل شناخت ہوں گے۔ دفعہ 52 کی ذیلی دفعہ (1) کی شقوں میں مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت اور کچھ دیگر خصوصی اور مقامی قوانین کے تحت جرائم کی مختلف کلاسوں کی وضاحت کی گئی ہے جو پنچایتی عدالت کے اختیار میں ہیں۔ دفعہ 379، ہندوستانی مجموعہ تعزیرات ہند، اس طرح شمار کی گئی دفعات میں سے

ایک ہے اور یہ خاص طور پر فراہم کی گئی ہے کہ اس جرم کے سلسلے میں عدالت کا دائرہ اختیار صرف اس صورت میں ہے جہاں چوری شدہ جائیداد کی چوری 50 روپے سے زیادہ نہ ہو۔ دفعہ 51(1) میں کہا گیا ہے کہ ضابطہ فوجداری، 1898 میں کسی بھی چیز کے باوجود، ایکٹ کے تحت قائم کردہ ہر مقدمہ اس حلقے کے پنچایتی عدالت کے سرپنچ کے سامنے درج کیا جائے گا جس میں جرم کیا گیا ہے۔ دفعہ 55 کے تحت یہ بھی فراہم کی گئی ہے کہ کوئی بھی عدالت کسی ایسے معاملے کا نوٹس نہیں لے گی جو پنچایتی عدالت کے ذریعے ایکٹ کے تحت قابل شناخت ہو جب تک کہ دفعہ 85 کے تحت سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے ذریعے کوئی حکم منظور نہ کیا گیا ہو۔ دفعہ 85 ایک سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو، کسی فریق کی درخواست پر یا اپنی تحریک پر، کسی زیر التواء کیس کے حوالے سے پنچایتی عدالت کے دائرہ اختیار کو منسوخ کرنے کا اختیار دیتی ہے اگر انصاف کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔ دفعہ 49 اس سے نمٹنے کے لیے بنچوں کی تشکیل کے ذریعے مقدمات کی سماعت کے لیے مشینری فراہم کرتی ہے۔ اس پورے دفعہ کا تعین کرنا ضروری ہے جہاں تک اس کا تعلق فوجداری مقدمات سے ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہے:

"49.(1) سرپنچ، ہر مقدمے کی سماعت کے لیے، پینل سے پانچ پنچوں پر مشتمل بنچ بنائے گا (پینل جس کا حوالہ اوپر دفعہ 43 میں دیا گیا ہے) بشرطیکہ بنچ میں کم از کم ایک پنچ ایسا شخص ہو جو ثبوت اور کارروائی ریکارڈ کرنے کے قابل ہو۔

(2) ایسی ہر بنچ میں ایک پنچ شامل ہو گا جو گاؤں سبھا کے علاقے میں رہتا ہے جس میں کسی معاملے کا مستغیث رہتا ہے اور اسی طرح اس علاقے میں جس میں ملزم رہتا ہے ایک پنچ اور گاؤں سبھا کے علاقے میں رہنے والے تین پنچ شامل ہوں گے جس میں کوئی بھی فریق نہیں رہتا ہے، بشرطیکہ پولیس کے معاملات میں ایک پنچ ایسا ہو گا جو گاؤں سبھا میں رہ رہا ہو جس میں جرم کیا گیا تھا، ایک پنچ گاؤں سبھا کے علاقے میں رہ رہا ہو جس میں ملزم رہتا ہے اور تین پنچ اوپر بیان کردہ علاقوں کے علاوہ دوسرے علاقوں میں رہ رہے ہوں۔

(3)..

(4) اس دفعہ میں کسی بھی چیز کے باوجود، ریاستی حکومت، قواعد کے ذریعے، کسی بھی فریق یا گاؤں سبھاؤں یا مختلف حلقوں کے درمیان یا کسی دوسرے مقصد کے لیے پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعہ کا تعین کرنے کے لیے خصوصی بنچوں کی تشکیل تجویز کر سکتی ہے۔"

اس ذیلی دفعہ کے حوالے سے بنائے گئے قواعد میں سے ایک جو موجودہ مقصد کے لیے متعلقہ ہے قاعدہ 84 ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہے:

"کسی ایسے مقدمے یا کارروائی کے فیصلے کے مقاصد کے لیے جس میں مختلف حلقوں یا مختلف اضلاع کے رہائشی ہوں یا فریقین میں سے کوئی ایک فریق کسی ایسی جگہ کا رہائشی ہو جو ایکٹ کے زیر انتظام نہ ہو، پنچایتی عدالت پر دائرہ اختیار رکھنے والا مقرر کردہ اختیار جس میں کوئی مقدمہ یا کارروائی قائم کی جاتی ہے یا اسے نمٹانے کے لیے منتقل کیا جاتا ہے، مذکورہ پنچایتی عدالت کے پنچوں پر مشتمل ایک خصوصی بنچ تشکیل دے گا اور اگر آسان اور ممکن ہو تو دوسرے حلقے کا پنچ شامل کر سکتا ہے اور ان میں سے ایک کو بنچ کا چیئرمین مقرر کرے گا جب تک کہ سرپنچ اس کا رکن نہ ہو۔"

دائرہ اختیار کا سوال ایکٹ کی مذکورہ بالا توضیعات حوالے سے پیدا ہوتا ہے۔ پولیس کی طرف سے دائر فرد جرم سے پتہ چلتا ہے کہ کیس میں شامل جائیداد کی چوری 3 روپے ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ یہ جرم مانیک پور کی حدود میں کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ پہلی نظر میں ظاہر ہوتا ہے کہ دفعہ 51 اور 52 کی بنیاد پر مانیک پور کی پنچایتی عدالت کو اس کیس کی سماعت کا دائرہ اختیار حاصل تھا۔.................. اگر ایسا ہے تو، ایکٹ کی دفعہ 55 کے تحت باقاعدہ مجسٹریٹ کا دائرہ اختیار ممنوع معلوم ہوگا، کیونکہ یہ تجویز نہیں کیا گیا ہے کہ دفعہ 85 کے تحت کوئی حکم دیا گیا ہے۔ لیکن عدالت کے ذریعے اس دائرہ اختیار کے استعمال کی راہ میں ایک سنگین دشواری ہے۔..................

کسی بھی مجرمانہ مقدمے کی سماعت کے لیے عدالت کے دائرہ اختیار کا استعمال ایکٹ کی دفعہ 49 کے تحت سرپنچ کے ذریعے تشکیل دی جانے والی پنچوں کی بنچ کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔ بنچ پانچ پنچوں پر مشتمل ہونا چاہیے جن میں سے ایک مانیک پور کی گاؤں سبھا کا ہونا چاہیے (چونکہ جرم اس جگہ پر کیا گیا

تھااور یہ ایک پولیس مقدمہ ہے) ودیگر ملزم کی گاؤں سبھا سے تعلق رکھتا ہے ودیگراں تین گاؤں سبھا سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں صرف ایک ملزم ہے اور وہ ملزم اتر پردیش کے اندر کسی ایسے علاقے سے تعلق رکھتا ہے جس کے لیے ایکٹ کے تحت گاؤں سبھا تشکیل دی گئی ہے یا جہاں ایک سے زیادہ ملزم ہیں جو سب ایک ہی گاؤں سبھا کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، اس طرح کے مقدمے کی سماعت کے لیے پنچایتی عدالت کے بنچ کی تشکیل کوئی مشکل پیش نہیں کرتی۔ لیکن موجودہ معاملے میں یہ ریکارڈ پر ہے کہ تلسی کے نام سے تین میں سے ایک ملزم کا تعلق مدھیہ پردیش کے جبل پور سے ہے۔ اس لیے اس کے مقدمے کی سماعت کے لیے ایکٹ کی دفعہ 49(2) کی سختی سے تعمیل کرتے ہوئے بنچ تشکیل دینا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے دفعہ 49(4) اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کا سہارا لینا پڑا۔ متعلقہ قاعدہ 84 (جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے) بلاشبہ ایسے مقدمات کی سماعت کے لیے خصوصی بنچوں کی تشکیل فراہم کرتا ہے جہاں ایک سے زیادہ ملزم ہیں جو مختلف علاقوں کے رہائشی ہیں۔ اب یہ قاعدہ جہاں تک یہ ان معاملات کے لیے فراہم کرتا ہے جن میں تمام متعلقہ فریق اتر پردیش کے رہائشی ہیں، ناقابل تسخیر ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ اس حد تک درست ہے جہاں تک یہ ریاست سے باہر کے رہائشی کے سلسلے میں دائرہ اختیار کے استعمال کے لیے فراہم کرتا ہے، ایک سے زیادہ بنیادوں پر بحث کے لیے کھلا ہو سکتا ہے۔ موجودہ معاملے میں، اس بات پر غور کرنا کافی ہے کہ آیا قاعدے کا یہ حصہ دفعہ 49 (4) کے حوالے سے درست ہے، جس کے تحت اسے تیار کیا گیا ہے۔ دفعہ 49(4) حکومت کو "مختلف حلقوں یا گاؤں سبھاؤں کے فریقین کے درمیان تنازعات کے تعین کے لیے یا کسی دوسرے مقصد کے لیے" خصوصی بنچوں کی تشکیل کے لیے قواعد وضع کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ "یہاں مذکور حلقوں یا گاؤں سبھاؤں کا حوالہ صرف ان حلقوں اور گاؤں سبھاؤں سے ہے جو ایکٹ کے تحت تشکیل دیے گئے ہیں۔ یہ کسی اصول کی تشکیل کی اجازت نہیں دیتا ہے جہاں تک اس کا تعلق ریاست سے باہر کسی جگہ سے تعلق رکھنے والے شخص سے ہے۔ نہ ہی دفعہ 49 کی ذیلی دفعہ (4) میں "کسی دوسرے مقصد کے لیے" کے جملے کو، جو بھی اس کا مطلب ہو، اتنا وسیع پیمانے پر سمجھا جا سکتا ہے کہ اس طرح کے کسی بیرونی شخص کو متاثر کرنے والے اصول کو اختیار دیا جا سکے، یہ فرض کرتے ہوئے کہ ریاستی مقننہ کی طرف سے کوئی قانونی شق، براہ راست یا وفد کے ذریعے اور شرائط میں، پنچایتی عدالت کے

ذریعے اس طرح کے دائرہ اختیار کے استعمال کے لیے جائز طور پر فراہم کر سکتی ہے۔ ہماری واضح رائے ہے کہ قاعدہ 84 جہاں تک اس کا تعلق خصوصی بنچ کے آئین سے ہے جہاں فریقین میں سے ایک کا تعلق ریاست سے باہر کی جگہ سے ہے، اقتدار سے باہر ہے۔ اس لیے موجودہ مقدمے کی سماعت کے لیے ایکٹ کی دفعہ 49 کے تحت کوئی مجاز بنچ تشکیل نہیں کیا جا سکتا جس میں تین ملزم ہیں جن میں سے ایک شخص مختلف ریاست سے تعلق رکھتا ہے۔

اب، ان حالات میں، اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ کیا عام فوجداری عدالت ذریعے اس مقدمے کی سماعت روک دی گئی ہے۔ عام فوجداری عدالت کے دائرہ اختیار پر پابندی ایکٹ کی دفعہ 55 کے ذریعے لگائی گئی ہے۔ لیکن اس بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ دفعہ کے ذریعے لائی جانے والی رکاوٹ ایک ایسی رکاوٹ ہے جو مجموعی طور پر مقدمے سے متعلق ہے۔ کیونکہ، الفاظ میں، یہ جو کہتا ہے وہ یہ ہے کہ "کوئی بھی عدالت کسی ایسے معاملے کا نوٹس نہیں لے گی جو پنچایتی عدالت کے ذریعے ایکٹ کے تحت قابل شناخت ہو"۔ ایکٹ کے دفعہ 2(a) کے تحت ایک "کیس" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ہے "پنچایتی عدالت کے ذریعے قابل سماعت جرم کے سلسلے میں فوجداری کارروائی" اور "پنچایتی عدالت" کی تعریف "اس کے بنچ سمیت" کے طور پر کی گئی ہے۔ اس لیے یہ واضح ہے کہ اس بار میں پوری کارروائی کا حوالہ ہے، یعنی تمام ملزموں کو ایک ساتھ شامل کرنا۔ پورے معاملے کے سلسلے میں ایسی رکاوٹ صرف اس صورت میں کارآمد ہو سکتی ہے جہاں اس کے مقدمے کی سماعت کے لیے کوئی درست مشینری موجود ہو۔ موجودہ معاملے میں جس میں کم از کم ایک ملزم (اگرچہ یہ اپیل کنندہ نہیں ہے) ایکٹ کی مقامی حد سے باہر کے علاقے سے آنے والا شخص ہے، عدالت کا کوئی بھی بنچ جو اس کے تحت جائز طور پر تشکیل دیا جا سکتا ہے، تینوں ملزموں پر ایک ساتھ مقدمہ نہیں چلا سکتا اور اس لیے اسے پورے معاملے پر کوئی دائرہ اختیار نہیں ہو سکتا۔ اس طرح کے معاملے کے سلسلے میں باقاعدہ فوجداری عدالت کے دائرہ اختیار کو ایکٹ کی دفعہ 55 کے عمل سے نہیں لیا جا سکتا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 5 کے تحت فوجداری عدالتوں کا دائرہ اختیار جامع ہے۔ اس دفعہ میں حکم دیا گیا ہے کہ مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت تمام جرائم کی تحقیقات کی جائیں گی، ان کی تفتیش کی جائے گی، ان پر مقدمہ چلایا جائے گا اور دوسری صورت میں "اس کے بعد موجود

توضیعات کے مطابق "نمٹا جائے گا۔ اس حد تک کہ کسی خاص مقدمے کی سماعت کے لیے یو پی پنچایتی راج ایکٹ کے تحت کوئی درست مشینری قائم نہیں کی گئی ہے، دفعہ 5، ضابطہ فوجداری کے تحت عام فوجداری عدالت کے دائرہ اختیار کو خارج نہیں کیا جا سکتا۔ عام دائرہ اختیار کی عدالت کے دائرہ اختیار کو خارج کرنا، محدود دائرہ اختیار کی عدالت کے قیام کے ذریعے، محدود دائرہ کے حوالے سے، صرف اسی صورت میں جب اس محدود دائرہ اختیار کا استعمال اور عمل واضح اور فعال ہو۔ جہاں، جیسا کہ اس معاملے میں، کسی مخصوص معاملے میں اس دائرہ اختیار کے استعمال کے لیے مناسب مشینری موجود نہیں ہے، ہم یہ نہیں مان سکتے کہ عام دائرہ اختیار عدالت کی طرف سے اس طرح کے معاملے کے سلسلے میں دائرہ اختیار کا استعمال غیر قانونی ہے۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ ریلوے مجسٹریٹ کے پاس اس مقدمے کی سماعت کرنے کا دائرہ اختیار تھا۔ اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔